محبوبوں کے سردار کی شفاعت کے
بارے میں چالیس حدیثیں
اِسْمَاعُ الْاَرْبَعِیْن
فِیْ
شَفَاعَةِ سَیِّدِ الْمَحْبُوْبِیْن
تصنیف
مجدد دین وملت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ
مجلس رضا
مرکزی
MARKAZI MAJLIS-E-REZA

محبوبوں کے سردار کی شفاعت کے بارے میں چالیس حدیثیں

اِسْمَاعُ الْاَرْبَعِیْنَ

فِیْ

شَفَاعَۃِ سَیِّدِ الْمَحْبُوْبِیْنَ

تصنیف

مجدد دین و ملت امام اہلسنت

الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ

مرکزی مجلسِ رضا

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله

وَ عَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحَابِكَ يَا حَبِيْبَ الله

(سلسلہ اشاعت نمبر 2)

نام کتاب ____ اِسْمَاعُ الْاَرْبَعِيْن فِيْ شَفَاعَةِ سَيِّدِ الْمَحْبُوْبِيْن

مصنف ____ امام اہلسنت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ

ناشر ____ مرکزی مجلس رضا

19-B جاوید پارک شاد باغ لاہور

صفحات ____ 24

کمپوزنگ ____ ایمان گرافکس

تاریخ اشاعت ____ ربیع الآخر ۱۴۳۵ھ / بمطابق فروری 2014ء

تعداد ____ دو ہزار

شائقین مطالعہ 30 روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کر سکتے ہیں

ملنے کا پتا

19/B جاوید پارک شاد باغ لاہور

مسلم کتابوی، گنج بخش روڈ دربار مارکیٹ لاہور

حامدًا وَّ مُصَلِّیًا

پیش لفظ

حُضُور پُرنُور شَافِع یَوم النُّشُور احمدِ مُجتبیٰ محمدِ مُصطفٰی ﷺ کا اپنی گنہگار امت کی شفاعت کرنے کا مسئلہ اجماعی اور اتفاقی ہمیشہ سے رہا۔ مگر اس ستم ظریفی کا کیا علاج کہ جوں جوں زمانہ گذرتا جاتا ہے۔ اتفاقی اجماعی مسائل سے نہ صرف اختلاف کیا جاتا ہے بلکہ سرے سے بیدردی کے ساتھ انکار کر دیا جاتا ہے۔ انہیں مسائل میں سے مسئلہ شفاعت بھی ہے۔ امت مسلمہ ہمیشہ سے اس مسئلہ میں متفق رہی مگر کچھ عرصے سے حضور کا کلمہ پڑھنے والوں نے اس میں اختلاف کی دیوار کھڑی کرنے کی کوشش کی چنانچہ ''تقویۃ الایمان'' میں صاف صاف یہ لکھ دیا گیا کہ ''خدا کے یہاں کوئی کسی کا سفارشی وحمایتی نہیں'' اور اس کے ثبوت میں قرآن کریم کی وہ آیتیں پیش کیں جن میں بتوں کی شفاعت کی نفی کی گئی ہے۔ حالانکہ متعدد قرآنی آیات اور بے شمار احادیث شریفہ سے یہ مسئلہ ثابت ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تو بڑی شان ہے بلکہ انبیاء اولیاء صلحاء شہداء بلکہ حُجّاجِ کرام بھی شفاعت کریں گے۔ چنانچہ ''مشکوٰۃ شریف باب الشفاعت'' میں ہے کہ قیامت کے دن تین جماعتیں شفاعت کریں گی اول انبیاء، پھر علماء، پھر شہداء۔

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے روایت کی کہ حضور نے فرمایا:

حاجی اپنے گھر والوں میں سے چار سو کی شفاعت کرے گا۔

اگر شفاعت کوئی چیز ہی نہ تھی تو نماز جنازہ بھی نہ ہونی چاہیے کیونکہ وہ بھی شفاعت ہی ہے کہ مسلمان میت کو سامنے رکھ کر اس کے لیے دعا کرتے ہیں اور بچے کو اپنا شفیع بناتے ہیں، چنانچہ بچہ کے جنازے پر پڑھا جاتا ہے **اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا** اور آخر میں کہا جاتا ہے **وَاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا** یعنی اے اللہ! اس بچے کو ہمارا شفیع بنا۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اس صدی کے مجدد برحق کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے متعلق ایک استفتاء آیا، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے پانچ آیتوں اور ۴۰ر حدیثوں سے اپنے اس مبارک رسالہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفاعت کو ثابت فرمایا ہے۔ ہمیں خوشی و مسرت ہے کہ رضا عرس کمیٹی اس رسالہ کو اپنے اہتمام سے شائع کر رہی ہے۔

فقیر قادری رضوی محمد مصلح الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ

(اور اب مرکزی مجلس رضا 19 / b جاوید پارک شاد باغ لاہور اپنے اہتمام سے شائع کر رہی ہے۔)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اِسْتِفْتَاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ نبی ﷺ کا شفیع ہونا کس حدیث سے ثابت ہے۔ بَیِّنُوْا تُوْجَرُوْا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجواب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْبَصِیْرِ السَّمِیْعِ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَی الْبَشِیْرِ الشَّفِیْعِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحٰبِہٖ کُلَّ مَسَاءٍ وَ مُطِیْعٍ۔

سبحان اللہ! ایسے سوال سن کر کتنا تعجب آتا ہے کہ مسلمان و مدّعیانِ سُنّیت اور ایسے واضح ثبوت میں تشکیک کی آفت، یہ بھی قربِ قیامت کی ایک علامت ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

احادیث شفاعت بھی ایسی چیز ہیں جو کسی طرح چھپ سکیں۔ بیسیوں، صحابہ تابعین، ہزار ہا محدثین ان کے راوی، احادیث کی ہر گونہ کتابیں، صحاح، سنن، مسانید، معاجیم، جوامع، مصنفات ان سے مالا مال۔ اہلِ سنت کا ہر متنفس یہاں تک کہ زنان و اطفال بلکہ دہقانی جہال بھی اس عقیدے سے آگاہ۔ ''خدا کا دیدار محمد کی

شفاعت'' ایک ایک بچے کی زبان پر جاری صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ بَارَکَ وَ شَرَّفَ وَ مَجَّدَ وَ کَرَّمَ۔ فقیر غفر اللہ تعالیٰ نے رسالہ سَمْعٌ وَ طَاعَةٌ لِاَحَادِیْثِ الشَّفَاعَةِ میں بہت کثرت سے ان احادیث کی جمع وتلخیص کی۔ یہاں بہ نہایت اجمال صرف چالیس حدیثوں کی طرف اشارت اور ان سے پہلے چند آیاتِ قرآنیہ کی تلاوت کرتا ہوں۔

آیت اُولیٰ

قال اللہ تعالیٰ: عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۝

ترجمہ: قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے کہ جہاں سب تمہاری حمد کریں۔ (پارہ ۱۵ / سورۂ بنی اسرائیل)

صحیح بخاری شریف میں ہے حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی گئی۔ مقامِ محمود کیا چیز ہے؟ فرمایا: ھُوَ الشَّفَاعَةُ وہ شفاعت ہے۔

آیت ثانیہ

قال اللہ تعالیٰ: وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی۝

ترجمہ: اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔ (پارہ نمبر ۳۰ / سورہ والضحیٰ)

دیلمی مسند الفردوس میں امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی جب یہ آیت اتری، حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِذَنْ لَّا اَرْضٰی وَ وَاحِدٌ مِّنْ اُمَّتِیْ مِنَ النَّارِ۔

ترجمہ: میں اس وقت تک راضی نہ ہوں گا جب تک کہ میرا ایک امتی بھی جہنم میں

ہو گا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْہِ۔

طبرانی معجم اوسط اور بزار مسند میں اُس جناب مولی المسلمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین ﷺ فرماتے ہیں۔

اَشْفَعُ لِاُمَّتِیْ حَتّٰی یُنَادِیْنِیْ رَبِّیْ اَرَضِیْتَ یَا مُحَمَّدُ فَاَقُوْلُ اَیْ رَبِّ رَضِیْتُ۔

ترجمہ: میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا یہاں تک کہ میرا رب مجھے ندا کرے گا کہ اے محمد! کیا تم راضی ہو گئے تو میں کہوں گا کہ اے رب! میں راضی ہوں۔

آیت ثالثہ

قال اللہ تعالیٰ: وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

ترجمہ: اے محبوب! اپنے خاصوں اور عام مسلمانوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو۔ (پارہ ۲۶/سورہ محمد)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کو حکم دیتا ہے کہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے گناہ مجھ سے بخشواؤ اور شفاعت کاہے کا نام ہے۔

آیت رابعہ

قال اللہ تعالیٰ: وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ﴿۶۴﴾

ترجمہ: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب! تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے، تو ضرور اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ (پارہ ۵ / سورہ النساء)

اس آیت میں مسلمانوں کو ارشاد فرماتا ہے کہ گناہ کر کے اُس نبی کی سرکار میں حاضر ہو اور اُس سے درخواست شفاعت کرو محبوب تمہاری شفاعت فرمائے گا تو ہم یقیناً تمہارے گناہ بخش دیں گے۔

آیت خامسہ

قال اللہ تعالیٰ: وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا یَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ

ترجمہ: اور جب ان سے کہا جائے کہ آؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لیے معافی چاہیں تو اپنے سر گھماتے ہیں۔ (پارہ ۲۸ / سورہ منافقون)

اس آیت میں منافقوں کا حالِ بدمآل ارشاد ہوا کہ وہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم سے شفاعت نہیں چاہتے۔ پھر جو آج نہیں چاہتے وہ کل نہ پائیں گے اور جو کل نہ پائیں گے وہ کل نہ پائیں گے۔ اللہ دنیا و آخرت میں اُن کی شفاعت سے بہرہ مند فرمائے۔

حشر میں ہم بھی سیر دیکھیں گے
منکر آج اُن سے التجا نہ کرے

(حدائق بخشش)

وَ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ وَ اٰلِهٖ

وَصَحْبِہٖ وَحِزْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ

قیامت اور شفاعت کا منظر

شفاعت کبریٰ کی حدیثیں جن میں صاف صریح ارشاد ہوا کہ عرصاتِ محشر میں وہ طویل دن ہوگا کہ کاٹے نہ کٹے اور سروں پر آفتاب اور دوزخ نزدیک، اس دن سورج میں دس برس کامل کی گرمی جمع کریں گے اور سروں سے کچھ ہی فاصلے پر لاکر رکھ دیں گے۔ پیاس کی وہ شدت کہ خدا نہ دکھائے۔ گرمی وہ قیامت کی کہ اللہ بچائے بانسوں پسینہ زمین میں جذب ہو کر اوپر چڑھے گا۔ یہاں تک کہ گلے گلے سے بھی اونچا ہوگا۔ جہاز چھوڑیں تو بہنے لگیں۔ لوگ اس میں غوطے کھائیں گے، گھبرا گھبرا کر دل حلق تک آجائیں گے، لوگ ان عظیم آفتوں میں جان سے تنگ آکر شفیع کی تلاش میں جابجا پھریں گے۔

ہم سے یہ کام نہ نکلے گا

آدم ونوح، خلیل وکلیم ومسیح علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کے پاس حاضر ہوکر جواب صاف سنیں گے، سب انبیاء فرمائیں گے ہمارا یہ مرتبہ نہیں، ہم اس لائق نہیں۔ ہم سے یہ کام نہ نکلے گا۔ نَفْسِیْ نَفْسِیْ تم اور کسی کے پاس جاؤ۔ یہاں تک کہ سب کے سب حضور پُرنور خاتم النبیین سید الاولین و الآخرین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔

میرے حضور کے لب پر اَنَا لَھَا ہوگا

حضور اقدس ﷺ اَنَا لَھَا اَنَا لَھَا فرمائیں گے۔ یعنی میں ہوں شفاعت کے لیے۔ میں ہوں شفاعت کے لیے۔ پھر اپنے رب کریم جل جلالہٗ کی بارگاہ میں

حاضر ہو کر سجدہ کریں گے، ان کا رب تبارک وتعالیٰ ارشاد فرمائے گا:

یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَأْسَكَ وَ قُلْ تُسْمَعْ وَ سَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ۔

ترجمہ: اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور عرض کرو تمہاری بات سنی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں عطا ہو گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول ہے۔

دکھائی جائے گی محشر میں شانِ محبوبی

یہی مقام محمود ہو گا جہاں تمام اولین وآخرین میں حضور کی تعریف وحمد وثنا کا غُل پڑ جائے گا اور موافق ومخالف سب پر کھل جائے گا۔ بارگاہِ الٰہی میں جو وجاہت ہمارے آقا کی ہے، کسی کی نہیں اور ملک عظیم جل جلالہ کے یہاں جو عظمت ہمارے مولا کے لیے ہے کسی کے لیے نہیں۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

اسی کے لیے اللہ تعالیٰ اپنی حکمتِ کاملہ کے مطابق لوگوں کے دلوں میں ڈالے گا کہ پہلے اور انبیاء کرام علیہم الصلاۃ کے پاس جائیں اور وہاں سے محروم پھر کر ان کی خدمت میں حاضر ہوں تاکہ سب جان لیں کہ منصبِ شفاعت اسی سرکار کا خاصہ ہے دوسرے کی مجال نہیں کہ اس کا دروازہ کھول سکے۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

یہ حدیثیں صحیح بخاری وصحیح مسلم تمام کتابوں میں مذکور اور اہل اسلام میں معروف ومشہور ہیں ذکر کی حاجت نہیں کہ بہت طویل ہیں شک لانے والا اگر دو حروف بھی پڑھا ہو تو مشکوٰۃ شریف کا اردو میں ترجمہ منگا کر دیکھ لے یا کسی مسلمان سے کہے کہ پڑھ کر سنا دے اور انہیں حدیثوں کے آخر میں یہ بھی ارشاد ہوا ہے کہ

شفاعت کرنے کے بعد حضور شفیع المذنبین ﷺ بخشش گناہگاران کے لیے بار بار شفاعت فرمائیں گے اور ہر دفعہ اللہ تعالیٰ وہی کلمات فرمائے گا اور حضور ہر مرتبہ بے شمار بندگان خدا کو نجات بخشیں گے۔

اربعینِ شفاعت ﷺ

میں ان مشہور حدیثوں کے سوا ایک اربعین یعنی چالیس حدیثیں اور لکھتا ہوں جو گوش عوام تک کم پہنچی ہوں جن سے مسلمان کا ایمان ترقی پائے منکر کا دل آتشِ غیظ میں جل جائے بالخصوص جن سے اس ناپاک تحریف کا رد شریف ہو جو بعض بد دینوں خدا ناترسوں ناحق کوشوں باطل کیشوں نے معنی شفاعت میں کی اور انکارِ شفاعت کے چہرۂ نجس چھپانے کو ایک جھوٹی صورت نام کی شفاعت دل سے گڑھی۔

ان حدیثوں سے واضح ہوگا کہ ہمارے آقائے اعظم ﷺ شفاعت کے لیے متعین ہیں، انہیں کی سرکار بیکس پناہ ہے، انہیں کے در سے بے یاروں کا نباہ ہے نہ جس طرح ایک بدمذہب کہتا ہے کہ ''جس کو چاہے گا اپنے حکم سے شفیع بنادے گا۔'' یہ حدیثیں ظاہر کریں گی کہ ہمیں خدا اور رسول نے کان کھول کر شفیع کا پیارا نام بتادیا اور صاف فرمایا کہ وہ محمد رسول اللہ ﷺ ہیں، نہ یہ بات گول رکھی ہو جیسے ایک بدبخت کہتا ہے کہ ''اسی کے اختیار پر چھوڑ دیجئے جس کو وہ چاہے ہمارا شفیع کر دے۔'' یہ حدیثیں مژدۂ جانفزا دیں گی کہ حضور کی شفاعت نہ اس کے لیے ہے جس سے اتفاقاً گناہ ہو گیا ہو اور وہ اس پر ہر وقت نادم و پشیمان و ترساں و لرزاں ہے، جس طرح ایک دُزد باطن کہتا ہے کہ

''چور پر تو چوری ثابت ہو گئی مگر وہ ہمیشہ کا چور نہیں اور چوری کو اس نے کچھ اپنا پیشہ نہیں ٹھہرایا مگر نفس کی شامت سے قصور ہو

گیا۔ سو اس پر شرمندہ ہے اور رات دن ڈرتا ہے۔"

نہیں نہیں ان کے رب کی قسم جس نے انہیں شفیع المذنبین کیا۔ ان کی شفاعت ہم جیسے روسیاہوں و گناہ گاروں، سیہ کاروں، ستم گاروں کے لیے ہے جن کا بال بال گناہ میں بندھا ہے جن کے نام سے گناہ بھی ننگ و عار رکھتا ہے۔ ع

ترسم آلود، شود دامن عصیاں از من

وَحَسۡبُنَا اللّٰہُ تَعَالٰی وَ نِعۡمَ الۡوَکِیۡلُ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَی الشَّفِیۡعِ الۡجَمِیۡلِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحۡبِہٖ بِاُلُوۡفِ التَّبۡجِیۡلِ وَ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔

۱، ۲ - حدیث

امام احمد بسند صحیح اپنی مسند میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور ابن ماجہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

خُیِّرۡتُ بَیۡنَ الشَّفَاعَۃِ وَ بَیۡنَ اَنۡ یَّدۡخُلَ شَطۡرُ اُمَّتِیۡ الۡجَنَّۃَ فَاخۡتَرۡتُ الشَّفَاعَۃَ لِاَنَّھَا اَعَمُّ وَ اَکۡفٰی اَتَرَوۡنَھَا لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ الۡمُتَّقِیۡنَ لَا وَلٰکِنَّھَا لِلۡمُذۡنِبِیۡنَ الۡخَطَّائِیۡنَ۔

اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا ہے کہ یا تو شفاعت لو یا یہ کہ تمہاری آدھی امت جنت میں جائے۔ میں نے شفاعت لی کہ وہ زیادہ تمام اور زیادہ کام آنے والی ہے۔ کیا تم یہ سمجھ گئے ہو کہ میری شفاعت پاکیزہ مسلمانوں کے لیے ہے۔ نہیں بلکہ وہ ان گناہگاروں کے واسطے ہے جو گناہوں میں آلودہ اور سخت کار ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِكۡ عَلَیۡہِ وَ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔

۲- حدیث

ابن عدی حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

شَفَاعَتِیْ لِلْهَالِکِیْنَ مِنْ اُمَّتِیْ۔

ترجمہ: میری شفاعت میرے ان امتیوں کے لیے ہے جنہیں گناہوں نے ہلاک کر ڈالا۔

حق ہے اے شفیع میرے! میں قربان تیرے صلی اللہ علیک۔

۳ تا ۸- حدیث

ابوداؤد و ترمذی و ابن حبان و حاکم و بیہقی بافادۂ تصحیح حضرت انس بن مالک اور ترمذی و ابن ماجہ، ابن حبان و حاکم حضرت جابر بن عبداللہ اور طبرانی معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن عباس اور خطیب بغدادی حضرت عبداللہ بن عمر فاروق و حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

شَفَاعَتِیْ لِاَهْلِ الْکَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ۔

ترجمہ: میری شفاعت میری امت میں ان کے لیے ہے جو کبیرہ گناہ والے ہیں۔

صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْکَ وَسَلَّمَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

۹- حدیث

ابوبکر احمد بن علی بغدادی، حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

شَفَاعَتِیْ لِاَهْلِ الذُّنُوْبِ مِنْ اُمَّتِیْ۔

ترجمہ: میری شفاعت میرے گنہگار امتیوں کے لیے ہے۔

ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرِقَ۔ اگرچہ زانی ہو اگرچہ چور ہو۔ فرمایا:

وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرِقَ عَلٰی رَغْمِ اَنْفِ اَبِی الدَّرْدَاءِ۔

ترجمہ: اگرچہ زانی ہو اگرچہ چور ہو برخلاف خواہش ابو درداء کے۔

۱۰، ۱۱- حدیث

طبرانی و بیہقی حضرت بریدہ اور طبرانی معجم اوسط میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

اَنِّیْ لَاَشْفَعُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لِاَکْثَرَ مِمَّا عَلٰی وَجْهِ الْاَرْضِ مِنْ شَجَرٍ وَّ حَجَرٍ وَّ مَدَرٍ۔

ترجمہ: یعنی روئے زمین پر جتنے پیڑ پتھر ڈھیلے ہیں میں قیامت میں ان سب سے زیادہ آدمیوں کی شفاعت فرماؤں گا۔

۱۲- حدیث

بخاری، مسلم، حاکم، بیہقی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی وَاللَّفْظُ لِهٰذَیْنِ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

شَفَاعَتِیْ لِمَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا یُصَدِّقُ لِسَانَهٗ قَلْبُهٗ۔

ترجمہ: میری شفاعت ہر کلمہ گو کے لیے ہے جو سچے دل سے کلمہ پڑھے کہ زبان کی تصدیق دل کرتا ہو۔

۱۳- حدیث

احمد طبرانی و بزار حضرت معاذ بن جبل و حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور شفیع المذنبین ﷺ فرماتے ہیں:

اَنَّھَا اَوْسَعُ لَھُمْ ھِیَ لِمَنْ مَّاتَ وَلَا یُشْرِكُ بِاللّٰہِ شَیْئًا۔

ترجمہ: شفاعت میں امت کے لیے زیادہ وسعت ہے کہ وہ ہر شخص کے واسطے ہے جس کا خاتمہ ایمان پر ہو۔

۱۴- حدیث

طبرانی معجم اوسط میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین ﷺ فرماتے ہیں:

اٰتِیْ جَھَنَّمَ فَاَضْرِبُ مَا بِھَا فَیُفْتَحُ لِیْ فَاَدْخُلُھَا فَاَحْمَدُ اللّٰہَ مَحَامِدَ مَا حَمِدَہٗ اَحَدٌ قَبْلِیْ مِثْلَہٗ وَ لَا یَحْمَدُہٗ اَحَدٌ بَعْدِیْ مِثْلَہٗ ثُمَّ اَخْرُجُ مِنْھَا مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُلَخَّصاً۔

ترجمہ: میں جہنم کا دروازہ کھلوا کر تشریف لے جاؤں گا وہاں خدا کی تعریفیں کروں گا ایسی کہ نہ مجھ سے پہلے کسی نے کی نہ میرے بعد کوئی کرے۔ پھر دوزخ سے ہر اُس شخص کو نکال لوں گا جس نے خالص دل سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا۔

۱۵- حدیث

حاکم بافادۂ تصحیح اور طبرانی و بیہقی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

سے راوی حضور شفیع المذنبین ﷺ فرماتے ہیں:

یُوْضَعُ لِلْاَنْبِیَاءِ مَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ فَیَجْلِسُوْنَ عَلَیْهَا وَ یَبْقٰی مِنْبَرِیْ وَ لَمْ اَجْلِسْ لَا اَزَالُ اُقِیْمُ خَشْیَةً اَنْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَ یَبْقٰی اُمَّتِیْ بَعْدِیْ فَاَقُوْلُ یَا رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ یَا مُحَمَّدُ وَ مَا تُرِیْدُ اَنْ اَصْنَعَ بِاُمَّتِكَ فَاَقُوْلُ یَا رَبِّ عَجِّلْ حِسَابَهُمْ فَمَا اَزَالُ حَتّٰی اُعْطِیَ قَدْ بُعِثَتْ بِهِمْ اِلَی النَّارِ وَ حَتّٰی اَنَّ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ فَیَقُوْلُ یَا مُحَمَّدُ مَا تَرَكْتَ لِغَضَبِ رَبِّكَ فِیْ اُمَّتِكَ مِنْ بَقِیَّةٍ.

ترجمہ: انبیاء کے لیے سونے کے منبر بچھائے جائیں گے، وہ ان پر بیٹھیں گے اور میرا منبر باقی رہے گا کہ میں اس پر جلوس نہ فرماؤں گا، بلکہ اپنے رب کے حضور سروقد کھڑا رہوں گا اس ڈر سے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھے جنت میں بھیج دے اور میری امت میرے بعد رہ جائے۔ پھر عرض کروں گا اے میرے رب! میری امت، میری امت، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! تیری کیا مرضی ہے؟ میں تیری امت کے ساتھ کیا کروں؟ میں عرض کروں گا: اے رب میرے! ان کا حساب جلد فرمادے۔ پس میں شفاعت کرتا رہوں گا یہاں تک کہ مجھے ان کی رہائی کی چٹھیاں ملیں گی جنہیں دوزخ بھیج چکے تھے یہاں تک کہ مالک داروغہ دوزخ عرض کرے گا، اے محمد! آپ نے اپنی امت

میں رب کا غضب نام کو نہ چھوڑا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلَیْہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

۱۶ تا ۲۱-حدیث

بخاری و مسلم و نسائی حضرت جابر بن عبداللہ اور احمد بسند حسن اور بخاری تاریخ میں اور بزار طبرانی و بیہقی و ابونعیم حضرت عبداللہ ابن عباس اور احمد بسند حسن و بزار بسند جید و دارمی و ابن شیبہ و ابویعلیٰ و ابونعیم و بیہقی حضرت ابوذر اور طبرانی معجم اوسط میں بسند حضرت ابوسعید خدری اور کبیر میں حضرت سائب بن یزید اور احمد باسناد حسن اور ابن شیبہ و طبرانی حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی۔

وَاللَّفْظُ لِجَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ اُعْطِیْتُ مَا لَمْ یُعْطِیْنَ اَحَدٌ قَبْلِیْ اِلٰی قَوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ وَ اُعْطِیْتُ الشَّفَاعَۃَ۔

ان چھوں (۶) حدیثوں میں یہ بیان ہے کہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: میں شفیع مقرر کر دیا گیا اور شفاعتِ خاص مجھ ہی کو عطا ہوگی، میرے سوا کسی نبی کو یہ منصب نہ ملا۔

۲۲، ۲۳-حدیث

ابن عباس و ابوسعید و ابوموسیٰ سے انہیں حدیثوں میں وہ مضمون بھی ہے جو احمد و بخاری و مسلم نے انس اور شیخین نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہے رضی اللہ عنہم

اجمعین کہ حضور شفیع المذنبین ﷺ فرماتے ہیں:

اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَةٌ قَدْ دَعَا بِهَا فِیْ اُمَّتِهٖ وَ اسْتُجِیْبَ لَهٗ وَ هٰذَا اللَّفْظُ لِاَنَسٍ وَ لَفْظُ اَبِیْ سَعِیْدٍ لَیْسَ مِنْ نَّبِیٍّ اِلَّا وَقَدْ اُعْطِیَ دَعْوَةٌ فَتَعَجَّلَهَا (وَ لَفْظُ ابْنِ عَبَّاسٍ) لَمْ یَبْقَ نَبِیٌّ اِلَّا اُعْطِیَ لَهٗ رَجَعْنَا اِلٰی لَفْظِ اَنَسٍ وَ اَلْفَاظُ الْبَاقِیْنَ کَمِثْلِهٖ مَعْنًی. قَالَ: وَ اِنِّیْ اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِیْ شَفَاعَةً لِّاُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ (زَادَ اَبُوْ مُوْسٰی) جَعَلْتُهَا لِمَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِیْ لَا یُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَیْئًا.

یعنی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی اگرچہ ہزاروں دعائیں قبول ہوتی ہیں مگر ایک دعا انہیں خاص جناب باری وتبارک وتعالیٰ سے ملتی ہے کہ جو چاہو مانگ لو بے شک دیا جائے گا۔ تمام انبیاء آدم سے عیسیٰ تک علیہم الصلوٰۃ والسلام سب اپنی اپنی وہ دعا دنیا میں کر چکے اور میں نے آخرت کے لیے اٹھا رکھی۔ وہ میری شفاعت ہے میری امت کے لیے قیامت کے دن میں نے اسے اپنی ساری امت کے لیے رکھا ہے جو ایمان پر دنیا سے اٹھی:

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا بِجَاهِهٖ عِنْدَكَ اٰمِیْنَ.

اللہ اکبر! اے گنہگاران امت کیا تم نے اپنے مالک ومولا ﷺ کی یہ کمال رافت ورحمت اپنے حال پر نہ دیکھی کہ بارگاہ الٰہی عز جلالہ سے تین سوال حضور کو ملے کہ جو چاہو مانگ لو، عطا ہو گا۔ حضور نے ان میں کوئی سوال اپنی ذات پاک کے لیے نہ رکھا۔ سب تمہارے ہی کام میں صرف فرما دیئے۔ دو سوال دنیا میں کیے وہ بھی

تمہارے ہی واسطے، تیسرا آخرت کو اٹھا رکھا، وہ تمہاری اس عظیم حاجت کے واسطے جب اس مہربان مولیٰ رؤف ورحیم آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کوئی کام آنے والا بگڑی بنانے والا نہ ہوگا۔ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حق فرمایا، حضرت حق عزوجل نے:

عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲۸﴾

ترجمہ: اُن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے، تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مسلمانوں پر کمال مہربان۔

واللہ العظیم! قسم اس کی جس نے اُنہیں آپ مہربان کیا کہ ہرگز ہرگز کوئی ماں اپنے عزیز پیارے اکلوتے، بیٹے پر زنہار اتنی مہربان نہیں جس قدر وہ اپنے ایک امتی پر مہربان ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

الٰہی! تُو ہمارا عجز وضعف اور ان کے حقوق عظیم کی عظمت جانتا ہے۔ اے قادر! اے واجد! اے ماجد! ہماری طرف سے اُن پر اور اُن کی آل پر وہ برکت والی درودیں نازل فرما جو اُن کے حقوق کو وافی ہوں اور اُن کی رحمتوں کو کافی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ قَدْرِ رَاْفَتِهٖ وَرَحْمَتِهٖ بِاُمَّتِهٖ وَقَدْرِ رَاْفَتِكَ وَرَحْمَتِكَ بِهٖ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ اِلٰهَ الْحَقِّ اٰمِیْنَ۔

سبحان اللہ! امتیوں نے اُن کی رحمت کا یہ معاوضہ رکھا کہ کوئی افضلیت میں تشکیکیں نکالتا ہے، کوئی اُن کی شفاعت میں شبہ ڈالتا ہے، کوئی اُن کی تعریف اپنی سی جانتا ہے، کوئی اُن کی تعظیم پر بگڑ کر گڑاتا ہے۔ افعال محبت کا بدعت نام اور اجلال و ادب پر شرک کے احکام۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ وَ سَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ وَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

۲۴-حدیث

صحیح مسلم میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے مجھے تین سوال عطا فرمائے۔ میں نے دوبار تو دنیا میں عرض کر لی: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیق اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ الٰہی میری امت کی مغفرت فرما، الٰہی میری امت کی مغفرت فرما۔ وَ اَخَّرْتُ الثَّالِثَۃَ فَیَوْمٍ یَرْغَبُ اِلَیَّ فِیْہِ الْخَلْقُ حَتّٰی اِبْرَاھِیْمَ اور تیسری دعا اس دن کے لیے اٹھا رکھی جس میں تمام مخلوق الٰہی میری طرف نیاز مند ہوگی یہاں تک کہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

وَ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلَیْہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

۲۵-حدیث

بیہقی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب اسریٰ اپنے رب سے عرض کی تُو نے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو یہ یہ فضائل بخشے، رب عز مجدہ نے فرمایا:

اَعْطَیْتُكَ خَیْرًا مِنْ ذٰلِكَ (اِلٰی قَوْلِہٖ) خَبَأْتُ شَفَاعَتَكَ وَلَمْ اَخْبَأْھَا لِنَبِیٍّ غَیْرِكَ۔

ترجمہ: میں نے (جو) تجھے عطا فرمایا وہ ان سب سے بہتر ہے، میں نے

تیرے لیے شفاعت چھپار کھی اور تیرے سوا دوسرے کو نہ دی۔

۲۶-حدیث

ابن ابی شیبہ و ترمذی بافادۂ تحسین و تصحیح اور ابن ماجہ و حاکم بحکم تصحیح حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین ﷺ فرماتے ہیں:

وَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ کُنْتُ اِمَامَ النَّبِیّٖنَ وَ خَطِیْبَھُمْ صَاحِبَ شَفَاعَتِھِمْ غَیْرَ فَخْرٍ۔

ترجمہ: قیامت کے دن میں انبیاء کا پیشوا اور اُن کا خطیب اور اُن کا شفاعت (کرنے) والا ہوں گا اور یہ کچھ فخر سے نہیں فرماتا۔

۲۷ تا ۴۰-حدیث

ابن منیع حضرت زید بن ارقم وغیرہ چودہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی حضرت شفیع المذنبین ﷺ فرماتے ہیں:

شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ یُؤْمِنْ بِھَا لَمْ یَکُنْ مِّنْ اَھْلِھَا۔

ترجمہ: میری شفاعت روز قیامت حق ہے جو اس پر ایمان نہ لائے گا اس کے قابل نہ ہوگا۔

منکر مسکین اس حدیث متواتر کو دیکھے اور اپنی جان پر رحم کر کے شفاعت مصطفیٰ ﷺ پر ایمان لائے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ اَنَّکَ ھَدَیْتَ فَاٰمَنَّا بِشَفَاعَۃِ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

فَاجۡعَلۡنَا مِنۡ اَهۡلِهَا فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَةِ یَا اَهۡلَ التَّقۡوٰی وَ اَهۡلَ الۡمَغۡفِرَةِ وَ اجۡعَلۡ اَشۡرَفَ صَلَوَاتِكَ وَاَنۡمٰی بَرَكَاتِكَ وَ اَزۡكٰی تَحِیَّاتِكَ عَلٰی هٰذَا الۡحَبِیۡبِ الۡمُجۡتَبٰی وَ الشَّفِیۡعِ الۡمُرۡتَجٰی وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَ صَحۡبِهٖ دَائِمًا اَبَدًا اٰمِیۡنَ اٰمِیۡنَ یَا اَرۡحَمَ الرّٰحِمِیۡنَ وَ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔

ترجمہ: اے اللہ! تُو جانتا ہے، بے شک تُو نے ہدایت عطا فرمائی ہے، تو ہم تیرے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت پر ایمان لائے ہیں۔ اے اللہ! تو ہمیں دُنیا و آخرت میں لائق شفاعت بنا دے۔ اے تقویٰ و مغفرت والے! اپنا افضل درود، اکثر برکات اور پاکیزہ تحیات بھیج اس منتخب محبوب پر جس کی شفاعت کی امید کی جاتی ہے اور آپ کی آل پر اور آپ کے صحابہ پر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔ اے بہترین رحم فرمانے والے! ہماری دُعا کو قبول فرما اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔

یا اللہ جل شانہٗ   یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَاشَفِیۡعَ الۡمُذۡنِبِیۡنَ

نعت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ماخوذ از حدائق بخشش کلام اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ

پیشِ حق مژدہ شفاعت کا سناتے جائیں گے
آپ روتے جائیں گے ہم کو ہنساتے جائیں گے

دل نکل جانے کی جا ہے آہ کن آنکھوں سے وہ
ہم سے پیاسوں کے لیے دریا بہاتے جائیں گے

ہاں چلو حسرت زدو سنتے ہیں وہ دن آج ہے
تھی خبر جس کی کہ وہ جلوہ دکھاتے جائیں گے

کچھ خبر بھی ہے فقیرو آج وہ دن ہے کہ وہ
رحمت خلد اپنے صدقے میں لٹاتے جائیں گے

خاک اُفتادو بس اُن کے آنے ہی کی دیر ہے
خود وہ گر کر سجدہ میں تم کو اٹھاتے جائیں گے

وسعتیں دی ہیں خدا نے دامن محبوب کو
جرم کھلتے جائیں گے اور وہ چھپاتے جائیں گے

لو وہ آئے مسکراتے ہم اسیروں کی طرف
خرمنِ عصیاں پہ اب بجلی گراتے جائیں گے

سوختہ جانوں پہ وہ پُر جوشِ رحمت آئے ہیں
آبِ کوثر سے لگی دل کی بُجھاتے جائیں گے

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولیٰ کی دُھوم
مِثلِ فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے

خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضاؔ
دم میں جب تک دم ہے، ذکر اُن کا سناتے جائیں گے